

ایک یادگار ملاقات

نمبر 3541

ایک خطبہ

شائع شدہ: جمعرات، 7 دسمبر، 1916

بیان کردہ: سی۔ ایچ۔ اسپرجن

مقام: میٹروپولیٹن عبادت گاہ، نیوینگٹن

پھر اُس نے توما سے کہا، اپنی انگلی یہاں لا اور میرے ہاتھوں کو دیکھ، اور اپنا ہاتھ لا اور میرے پہلو میں رکھ، اور بے ایمان!"
"نہ ہو بلکہ ایمان لا۔ توما نے جواب میں اُس سے کہا، اے میرے خداوند اور میرے خدا
یوحنا 28-20:27

ہم سب اس بات کے قابل ہوتے ہیں کہ غلط روحانی حالت میں جا پڑیں، نہ اس لیے کہ ہم غیر تبدیل شدہ ہیں، اور نہ ہی اس لیے کہ ہم مسیح کے ساتھ بے وفا ہیں، بلکہ محض اپنی فطری کمزوریوں کے باعث۔ جب تک ہم اس جسم میں ہیں، آزمائش اور امتحان کا سامنا کرتے رہیں گے، اور کبھی کبھار کمزوری دکھا سکتے ہیں جیسے کہ ایک شکستہ کمان۔ توما سچے دل سے یسوع کا پیروکار تھا، وہ اپنے آقا سے محبت رکھتا تھا۔

یہ اُس کے حساس مزاج اور غور و فکر کرنے والے دل کے لیے ایک سخت صدمہ تھا کہ اُس نے اپنے آقا کو گرفتار ہونے، عدالت میں پیش ہونے، کوڑے کھاتے، مصلوب ہونے، مرے ہوئے اور دفن ہوتے دیکھا۔ وہ اس بلچل سے فوراً سنبھل نہ سکا جو اس پر طاری ہوئی تھی، اور نہ ہی وہ یہ ماننے کے لیے آمادہ تھا کہ یسوع مردوں میں سے جی اُٹھا ہے۔ اُس نے اس معاملے پر سختی سے غور کیا، اور اُسے یہ ایک ایسا عظیم معجزہ معلوم ہوا جسے قبول کرنا اُس کے لیے دشوار تھا—ایسا واقعہ جو کسی طور ممکن نظر نہ آتا تھا۔ اُس نے کہا کہ وہ اس پر ایمان لانے کے لیے نہایت واضح اور تسلی بخش ثبوت چاہے گا۔

اسی طرح، تم میں اور مجھ میں بھی اپنی اپنی مخصوص کمزوریاں موجود ہیں۔ شاید ہم توما کی طرح حد سے زیادہ غور و فکر کرنے والے نہ ہوں، بلکہ اس کے برعکس، ہم شاید حد سے زیادہ لاپرواہ ہوں، اور یہ بھی اتنا ہی نقصان دہ ہے۔ حتیٰ کہ وہ خوبیاں جو بظاہر ہمیں سنوارتی ہیں، وہی ہمارے لیے آزمائش کا سبب بن سکتی ہیں۔ ہمارے بہترین اوصاف، جیسے کہ توما کے معاملے میں اُس کی گہری سوچ اور پرکھنے کی صلاحیت، خود ہمارے لیے ایک جال بن سکتے ہیں جو ہمیں الجھا دے۔

کوئی بھی اپنے بھائی کی عدالت نہ کرے۔ خاص طور پر، کوئی شخص خود کو بلند نہ کرے۔ جو آج اپنے بہترین حال میں ہے، وہ کل روحانی تنگ دستی میں گر سکتا ہے۔ جو آج خداوند میں خوشی مناتا اور پاکیزگی میں چلتا ہے، وہ اگلے دن کے طلوع ہونے سے پہلے ہی—اگرچہ وہ چند ہی گھنٹے کیوں نہ ہوں—اپنے قدم پھسلنے محسوس کر سکتا ہے، اپنی مضبوطی کھو کر اپنے خداوند کی بے حرمتی کر سکتا ہے، اور اپنے دل کو بہت سے غموں سے چھید سکتا ہے۔

خدا کرے کہ ہمارا یہ غور و خوض یہاں موجود کسی کے لیے تسلی کا باعث ہو، جبکہ ہم مالک اور خادم—یعنی یسوع اور توما—پر توجہ کرتے ہیں، اور دونوں کے افعال پر باریک بینی سے نظر ڈالتے ہیں۔

I

اُو پہلے مالک پر غور کریں—ایسا مالک جو ایک بے ایمان شاگرد کے روبرو ہے، جس نے اُسے بے ادبی اور بے باکی سے جانچا۔

کیسی بے حد شفیق نرمی ہے اُس کے طرز عمل میں! کیا اُس نے توما کو ملامت کی؟ کیا اُس کی آواز میں ناراضگی تھی؟ کیا اُس کی سرزنش میں تلخی تھی؟ کیا اُس نے کہا، "تو نے یہ جُرأت کیسے کی کہ میرے زندہ ہونے پر شک کرے؟" یا کیا اُس نے کسی سخت کلامی سے اُسے جھڑکا، "یہ بے ادبی کہاں سے آئی کہ تو میرے زخموں میں انگلی ڈالنے اور میرے پہلو میں ہاتھ رکھنے کی بات کرے؟" نالائق خادم، اس لمحے سے میں تجھے ترک کرتا ہوں، کیونکہ تو نے اپنے خداوند اور آقا کی بے حرمتی کی ہے؟

نہیں، ہرگز نہیں! بلکہ اُس نے توما کو اُس کی اپنی ہی بنیاد پر لیا، اُس کی کمزوریوں کو سمجھا، اور عین اُسی طرح اُن کا جواب دیا جیسے وہ تھیں، بغیر کسی سخت سرزنش کے، یہاں تک کہ آخر میں بھی نہایت شفقت سے اُس سے مخاطب ہوا۔ ساری گفتگو ہی ایک تنبیہ تھی، مگر اس قدر محبت میں لپٹی ہوئی کہ توما شاید اسے سرزنش محسوس ہی نہ کر سکا۔ اُس نے اُس سے یوں بات کی گویا کوئی ایسی بات ہوئی ہی نہ تھی جو کسی ناراضگی کا باعث بنتی، یا جس سے کسی طرح کا فاصلہ پیدا ہوتا۔

ذرا ٹھہرو اور غور کرو اُس رحمت پر جو ہمارے خداوند نے ظاہر کی، اور اُس بابرکت صبر پر جو اُس نے توما کے ساتھ برتا۔ کیا اُسے عہدِ عتیق سے معلوم نہ ہونا چاہیے تھا کہ مسیح مردوں میں سے جی اُٹھے گا؟

کیا اُسے اُس کے مالک نے بار بار اُن نبوتوں کی یاددہانی نہ کروائی تھی جو مسیح کی موت اور اُس کے بعد کی جلالی حالت کے بارے میں کہی گئی تھیں؟ کیا اُس نے خود مالک کو بار بار یہ فرماتے نہ سنا تھا کہ وہ تیسرے دن جی اُٹھے گا؟ کیا وہ دوسرے رسولوں کے ساتھ نہ تھا جب وہ آپس میں اُس کے ارشادات پر غور کرتے اور کہتے، "اُس کا مطلب کیا ہے کہ اُسے دکھ اُٹھانا ہے اور وہ جی اُٹھے گا؟" اور کیا اُس نے ابھی ابھی اُن عورتوں کو نہ دیکھا تھا اور اُن رسولوں کے ساتھ مشورہ نہ کیا تھا جو یہ گواہی دے رہے تھے کہ قبر خالی پائی گئی، اور فرشتوں نے انہیں خبر دی تھی کہ یسوع جی اُٹھا ہے—بلکہ اس سے بھی بڑھ کر، جب وہ سب اکٹھے بیٹھے تھے تو یسوع اُن کے درمیان ظاہر ہوا؟

پھر بھی، اُس کی بے ایمانی اِس قدر شدید تھی کہ اُس نے اپنی ہی عقل کو اُن کی گواہی پر، الہامی صحائف پر، اُن دل دہلا دینے والے الفاظ پر جو خود مالک کے لبوں سے نکلے تھے، اور تمام بھائیوں کی متفقہ تصدیق پر فوقیت دی۔ اور کیا تمہیں نہیں لگتا، اے بھائیو، کہ بعض اوقات ہماری خودسری بھی توما کی طرح غیر معقول اور بے بنیاد ہوتی ہے؟ ہم بے شمار ثبوتوں کے باوجود شک کو اپنے دل میں جگہ دیتے ہیں، اور پھر اپنے آپ کو دانا اور راست شمار کرتے ہیں، جبکہ دوسروں کو نادان اور غلط سمجھتے ہیں۔

یہی وہ اصول ہے جو تمام بدعتوں اور اُن تفرقوں کی جڑ میں ہے جو کلیسیا کو چیر کر تقسیم کرتے ہیں—یعنی وہ خوداعتمادی جو ہمیں تسلیم کرنے نہیں دیتی، چاہے ہم سے بہتر لوگ—بلکہ پوری کلیسیا کا متفقہ اجماع—کسی حقیقت یا سچائی کی گواہی دے جس سے ہم اختلاف رکھتے ہیں۔ کسی معلومات کی کمی یا کسی خطا کردہ رائے کے باعث، ہم اپنے ساتھیوں سے مختلف رائے قائم کر لیتے ہیں، اور فوراً اپنی خودپسندی میں ڈٹ جاتے ہیں، اور اپنی روش میں عدم برداشت کا مظاہرہ کرتے ہیں۔

یہ کوئی معمولی ناپسندیدہ بات نہ تھی کہ وہ خود کو اپنے مالک کے مقابل رکھے، کلامِ مقدس کے مقابل، اور اپنے ہم خدمتوں کے مقابل۔ پھر بھی، ہمارا خداوند یسوع مسیح اُس پر لعنت کا کوئی لفظ نہیں کہتا۔ وہ صرف فرماتا ہے، "اپنی انگلی یہاں لا اور میرے ہاتھوں کو دیکھ، اور اپنا ہاتھ لا اور میرے پہلو میں رکھ، اور بے ایمان نہ ہو بلکہ ایمان لا۔" اِس سے زیادہ نرم الفاظ اور کیا ہو سکتے تھے؟ اُس نے بغیر کسی سرزنش کے جواب دیا۔ جس محبت اور شفقت کا زبور نویس داؤد گیت گایا کرتا تھا، وہی ہمارے مبارک فدیہ دینے والے نے یہاں ظاہر کی۔

ہمارے خداوند کے توما کے ساتھ بے حد صبر کا ایک اور قابلِ ستائش پہلو یہ ہے کہ اُس نے اپنی شرطوں پر ایمان لانے کا تقاضا کیا، اور ایسی شرائط چُنیں جو نہایت ناپسندیدہ ہونی چاہئیں تھیں، اگر یسوع مسیح جلالی اور متکبرانہ مزاج کے ہوتے۔ آخر توما کون ہوتا ہے کہ وہ اُن زخموں میں ہاتھ ڈالے جو ابھی ابھی بھرے تھے، اور اُس پہلو میں ہاتھ رکھے جسے سپاہی کے نیزے نے چھیدا تھا؟ کیا توما کو اُس مقدس دل تک پہنچنے کا دوبارہ راستہ بنانا تھا؟ عجیب بات ہے کہ اُس نے اپنے ایمان کو مضبوط کرنے کے لیے ایسا عجیب و غریب نشان طلب کیا! کیا ایمان لانے کا کوئی اور راستہ نہ تھا، سوائے اِس کے کہ وہ اُس مبارک بدن کے زخموں میں اپنی انگلی اور ہاتھ رکھے؟

آہ! دیکھو کہ خادم کیسا گستاخ ہے، اور مالک کیسا شفیق! کیا یہ مطالبہ حد سے زیادہ نہ تھا—بلکہ بہت زیادہ؟ ایسا سوال ایک ایسے شاگرد کے منہ سے نہیں نکلنا چاہیے تھا جس نے کبھی اپنے مالک کو نہ چھوڑا ہوتا، چہ جائیکہ توما، جو دوسروں کے ساتھ بھاگ گیا تھا، اور جب رسول جمع تھے اور مالک کو دیکھ چکے تھے، وہ اُس وقت موجود نہ تھا۔ مگر پھر بھی یسوع اُس کے ساتھ بے حد بردباری سے پیش آیا۔ میں نہیں جانتا کہ خادم کی جسارت پر زیادہ حیران ہوں یا مالک کی شفقت پر۔

آئیے اِس سبق کو اپنے لیے اختیار کریں۔ کیا ہم نے گزشتہ ہفتے کسی شدید بے ایمانی میں مبتلا ہو کر گناہ کیا؟ کیا ہم نے خدا کے بارے میں سخت خیالات رکھے؟ کیا کسی گناہ نے ہمارے اور ہمارے نجات دہندہ کے درمیان رفاقت کو منقطع کر دیا؟ کیا ہمارا دل سرد ہے اور روحانی احساسات سے خالی؟ کیا ہم خود کو اُس کے حضور جانے کے لائق نہیں سمجھتے جس نے ہم سے بے حد محبت کی؟ مایوس نہ ہو! صبر کرنے والا خدا تمہیں ترک نہیں کرے گا۔ وہ محبت جو ہمارے خداوند یسوع مسیح کو اپنے لوگوں کے ساتھ ہے، اِس قدر عظیم ہے کہ وہ اُن کی خطاؤں، بدیوں اور گناہوں کو درگزر کرتا ہے۔ نہیں، اُس کی طرف سے کوئی ناراضگی نہیں جو تمہیں تمہارے مالک سے جدا کرے۔

دیکھو، وہ تمہارے گناہوں کے پہاڑوں پر سے آتا ہے، وہ تمہاری نادانیوں کی ٹیلوں پر سے کود کر آتا ہے۔ چونکہ وہ تمہارے پاس اِس قدر فیاضی سے آتا ہے، تو کیا تم خوشی سے اُس کی طرف نہ آؤ گے؟ برگز یہ نہ سوچو کہ وہ تم پر تیوری چڑھائے گا یا تمہیں جھڑک دے گا۔ وہ تمہیں تمہاری سرد دعاؤں، تمہاری خالی خلوت گاہ، تمہاری غیر پڑھی ہوئی بائبل کی یاد نہ دلانے گا، اور نہ ہی تمہیں اُس رفاقت کے مواقع کھونے پر ملامت کرے گا، بلکہ وہ تمہیں شفقت سے قبول کرے گا، تم سے آزادانہ محبت

رکھے گا، اور تمہیں وہی عنایت کرے گا جس کی تمہیں اس وقت ضرورت ہے۔ میں تم سے التجا کرتا ہوں کہ مالک کے صبر پر غور کرو۔ اُس کے پاس اُو، اے اُس کے عزیز فرزند، اے اُس کے پیارے شاگرد، اور اُس کے ساتھ رفاقت رکھو۔

جب ہم مالک کی بات کر رہے ہیں، تو میں چاہوں گا کہ تمہاری توجہ اُس کی عظیم شفقت کی طرف مبذول کرو۔ وہ ایک بار اپنے شاگردوں کے پاس آیا تھا، اُن کے درمیان کھڑا ہوا اور فرمایا، "تم پر سلامتی ہو"، اُس نے اُنہیں اُن کی خدمت کا حکم دیا، اُن پر پھونکا اور روح القدس عطا کیا۔ مگر ایک غائب تھا۔ "تم میں سے کون سا آدمی جس کے پاس سو بھیڑیں ہوں، اور اُن میں سے "ایک کھو جائے، تو وہ نناوے کو بیابان میں چھوڑ کر اُس کھوئی ہوئی کو ڈھونڈنے نہ جائے؟

وہ ایک جو غیر حاضر تھا، اُس کے لیے یسوع کو دوبارہ آنا تھا۔ اُسی سلامتی کی بشارت دوبارہ سنائی جانی تھی، اُسی برکت کا دوبارہ نزول ہونا تھا، کیونکہ تو ما کو روحانی نعمتوں کی تقسیم سے محروم نہیں رہنا تھا۔

تو ما کو چاہیے تھا کہ وہ خود مسیح کا طالب ہوتا، خاص کر جب وہ پہلی بار تشریف لایا تھا اور وہ وہاں موجود نہ تھا۔ اُسے ضرور کہنا چاہیے تھا، "میرا مالک آیا اور میں موجود نہ تھا، لہذا میں اُسے تلاش کروں گا، جہاں کہی وہ ہو، اور اُسے کہوں گا کہ میں اُس کے مبارک حضور سے محروم ہونے پر کس قدر افسوس کرتا ہوں!" مگر، اے عزیزو، تو ما نے خود مالک کو نہ ڈھونڈا، اور اس میں وہ ہم سب کی مانند تھا۔ یہی پیشگی فضل ہے، اے بھائیو—یہ وہ فضل ہے جو ہم پر پہلے ہی کام کرتا ہے، جو ہماری مدد خواہشوں سے بھی پہلے ہمیں یسوع مسیح کے قریب لے آتا ہے۔

آہ! ہمارا خداوند کس قدر ہم سے آگے نکل جاتا ہے! ہماری حاجت کا احساس اُس کے ادراک کی تیزی کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ بہت پہلے اس سے کہ ہم اپنی ضرورت کو جانیں، وہ سمجھ لیتا ہے کہ ہمیں اُس کی طلب ہے، اور وہ ہمیں برکت دینے کے لیے آتا ہے۔ وہ ایک کے لیے آیا، اور اُس ایک کے لیے جو اُسے تلاش نہ کر رہا تھا۔ تم سوچ سکتے ہو کہ شاید تو ما کو کچھ وقت تنہا چھوڑ دینا بہتر ہوتا۔ ہم کہتے، "اگر وہ اتنا ضدی ہے کہ اپنی شرطیں رکھتا ہے، تو اُسے کچھ دیر اکیلا چھوڑ دو، اُسے کچھ دیر سرد مہری میں رہنے دو، یہاں تک کہ وہ خود دروازے سے داخل ہونے کے لیے تیار ہو جائے، نہ کہ اپنی شرائط پر کھڑکی یا کسی اور راستے سے آنے کی ضد کرے۔ تو اُسے انتظار کرنے دو، کیونکہ مانگنے والوں کو اختیار نہیں کہ وہ اپنی پسند کی "شرائط رکھیں، اور بے ادب شاگردوں کو برداشت نہیں کرنا چاہیے۔

ہاں، مگر یسوع وہ سب کچھ گوارا کر لیتا ہے جو ہم نہیں کرتے، اور وہ ہمیں برداشت کرتا ہے جب ہم اپنے بھائیوں کو برداشت نہیں کر پاتے۔ ہمارے پاس دوسروں کے لیے نصف صبر بھی نہیں جتنا وہ ہمارے لیے رکھتا ہے۔

اگرچہ تو ما کو چھوڑا جا سکتا تھا، اور وہ چھوڑے جانے کے لائق بھی تھا، پھر بھی یسوع اُس کے پاس آیا، کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اُس کا آنا، اُسے دُور چھوڑ دینے سے کہیں زیادہ بہتر ہے۔ پس، اے شاگرد، اپنے دل میں یہ نہ کہہ، "میں آج کی دعوت میں شامل نہیں ہو سکتا، میں تیار نہیں ہوں، میں مسیح کے ساتھ رفاقت کے لیے کوشاں نہ ہوں گا، میرا دل اس لائق محسوس نہیں کرتا کہ اُسے قبول کرے۔" نہیں، یہ تمہارے لیے فائدہ مند نہ ہوگا کہ تم دور رہو۔ کیا تم مالک سے رُخ موڑو گے؟ کیا تم اُس کی موت کے نشانوں سے انکار کرو گے؟

ایسا نہ کرو، میں تم سے التجا کرتا ہوں۔ وہ کیوں نہ تمہارے پاس آئے؟ قبل اس کے کہ وہ مقدس روٹی توڑی جائے، شاید تمہارے "دل کی حالت میں خوشگوار تبدیلی واقع ہو، اور حیرت کے ساتھ تم بھی تو ما کی مانند پکار اٹھو، "میرا خداوند اور میرا خدا

اور آہ! کیا یہ مبارک حقیقت نہیں کہ مسیح اپنے شاگردوں کے بلانے کا انتظار نہیں کرتا؟ وہ اُن کے تیار ہونے کے انتظار میں نہیں ٹھہرتا۔ نہیں، وہ اُن کے پاس خود آتا ہے، اُن سے ملاقات کرتا ہے، اور اُنہیں ڈھونڈ لیتا ہے، اُس سے پہلے کہ وہ اُسے تلاش کریں۔ اگر تم تو ما کی مانند ہو، شاید تم کسی نشان یا معجزے کے طالب ہو جیسے وہ تھا۔ کیا تم نہیں جانتے کہ مالک تمہیں اپنی ہی نشانی دے سکتا ہے، اپنی قدرت ظاہر کر سکتا ہے، اور تمہیں ایسی برکت دے سکتا ہے کہ تمہارا دل اُسے سمیٹ نہ سکے؟ اُس کی شفقت اور اُس کی نگہداشت ہماری سوچ اور توقعات کو شکست دیتی ہے۔

اگرچہ ہم پہلے ہی اس حقیقت پر غور کر چکے ہیں، تو بھی میں تم سے التجا کرتا ہوں کہ مالک کی بے مثل فروتنی پر کچھ دیر اور ٹھہرو۔ دیکھو، وہ جو حیات کا خداوند ہے، جس نے موت کی تلخی کو مغلوب کیا، قبر کے دروازوں سے ظفر مند ہو کر نکلا، جس نے ریاستوں اور قدرتوں کو مفتوح کیا، گناہ، موت اور جہنم کو زیر کر دیا، وہ خدا کا بیٹا، جس کے جی اٹھنے پر فرشتے خدام کی مانند خدمت کرنے کو مستعد کھڑے تھے—وہ خداوند، تمہاری کیا رائے ہے؟

اُسے لازم تھا کہ وہ اپنے جلال کو ترک کرے تاکہ ایک نافرمان اور بے ایمان شاگرد کو قائل کر سکے—ہاں، اُسے خود کو جھکانا پڑا۔ صرف اپنے ہاتھوں کو دکھانا کافی نہ تھا—یہ تو محض شفقت ہوتی، مگر وہ ہاتھ چھوئے بھی جانے تھے، اور وہ

زخم ایک متجسس انگلی سے ٹٹولے بھی جانے تھے۔ یہ گستاخی ہوتی، اگر اُس کی الہی رحمت اسے اجازت نہ دیتی۔ اُس کے دل کا راستہ آشکار کیا جانا تھا۔

آہ، مگر اُس نے ایسا کیا! فرشتے حیرت زدہ رہ گئے ہوں گے جب انہوں نے ایک انسان کو کہتے سنا، "میں یقین نہ کروں گا جب تک کہ وہ اپنا پہلو میرے سامنے عیاں نہ کرے!" مگر پھر بھی اُس نے ایسا کیا۔ ہاں، تمہیں یاد ہوگا کہ مرنے سے قبل اُس نے اپنے کپڑے اتارے، ایک تولیہ لیا، اپنے کمر میں باندھا، اور اپنے شاگردوں کے پاؤں دھوئے۔

اب جبکہ وہ مردوں میں سے جی اٹھا ہے، وہی مسیح ہے، اور اگر اُس نے پہلے شاگردوں کے پاؤں دھونے کے لیے فروتنی کی، تو وہ اب بھی شاگردوں کی کمزوریوں کو برداشت کرے گا اور اُن کی کمزوریوں میں اُن سے ملاقات کرے گا۔ اگر وہ بغیر اُس کے زخموں کو دیکھے سنبھل نہیں سکتے، تو وہ پھر سے اپنا پہلو اُن کے سامنے ظاہر کرے گا۔ وہ اپنی قوم کی محبت میں کچھ بھی کرنے کو تیار ہے۔ ایسا کوئی احسان نہیں جو مسیح اپنی محبت میں مہنگا سمجھے۔

پس اے وہ لوگو جو اُس کی رفاقت کے مشتاق ہو، مگر اپنے چہروں کو شرمندگی سے چھپا لیتے ہو، کیا تم کہتے ہو، "خداوند، میں اس لائق نہیں کہ تُو میرے گھر میں آئے، میرا دل اس لائق نہیں کہ تجھے مہمان رکھے؟" درست، تم لائق نہیں ہو، جیسے توما بھی نہ تھا۔ پھر بھی، اگر تم اُس کی طلب میں آہیں بھرتے ہو، تو تم اُس کے فضل سے معمور ہو گے اور اُس کے چہرے کے نور میں خوشی پاؤ گے۔

یقیناً، تم ہفتہ بھر اُس حالت میں نہ رہے جس میں رہنا چاہتے تھے، مگر "وہ تمہاری بدکرداریوں کو بادل کی مانند مٹا دے گا، اور تمہارے گناہوں کو گھنے بادل کی مانند محو کر دے گا۔" تمہارا پرانا دوست شاید تمہیں گلی میں نظر انداز کر کے گزر گیا ہو کیونکہ اب تم نادار ہو، مگر یسوع تمہیں جانتا ہے۔

شاید کوئی تمہاری تکالیف اور پریشانیاں نہیں جانتا، غریب مسیحی، تم سوچتے ہو کہ تمہیں نظر انداز اور حقیر سمجھا جا رہا ہے — شاید یہ تمہارا وہم ہو، مگر یہ احساس بھی دل کو چیر دینے والا ہے کہ شاید تمہارے ایماندار بھائی تمہیں کمتر سمجھتے ہیں۔ مگر یسوع اپنے لوگوں کو کبھی تحقیر کی نگاہ سے نہیں دیکھتا۔ وہ اُن کے ساتھ کھڑا ہوتا ہے، اُن کی سطح پر آتا ہے، اور اُن کی ضرورت کے مطابق مقدس قربت رکھتا ہے۔

اکثر ایسا ہوتا ہے کہ وہ سب سے زیادہ مسکراہٹوں کے ساتھ اُن کے قریب آتا ہے جو سب سے زیادہ دکھ میں ہوتے ہیں۔ یہ یسوع کا طریقہ ہے۔ وہ کبھی غرور یا تکبر سے نہیں بولتا۔ اُس کی فروتنی اُس کی نگہبانی کی مانند غیر متغیر ہے۔

اور ایک بار پھر، مالک کی سخاوت ہمارے حیرت اور اعتماد کو دعوت دیتی ہے۔ جب توما کو وہ ملا جو اُس نے مانگا تھا، تو تم سوچ سکتے تھے کہ وہ دوسرے درجے کے شاگردوں میں رکھا جائے گا۔ مگر ایسا نہ ہوا، بلکہ اُسے رسولی خدمت میں عزت دی گئی۔ اور اگرچہ وہ اُس وقت موجود نہ تھا جب یسوع نے اُن پر پھونکا اور کہا، "روح القدس پاؤں"، پھر بھی پنتکُست کے دن توما کو بھی وہی آگ کے زبانیں ملیں، وہی قوت ملی جو باقیوں کو دی گئی تھی۔

درحقیقت، ہمارے پاس وجوہات ہیں یہ یقین کرنے کے لیے کہ توما بھی ویسا ہی سرگرم رسول، ویسا ہی وفادار گواہ، اور ویسا ہی برکت یافتہ شہید بنا جیسا کہ پطرس یا یعقوب۔

مالک ہماری کم ظرفی کے سبب اپنی نیکی میں کمی نہ کرے گا۔ نہیں، اے عزیزو، وہ ہمیں ہماری استعداد کے مطابق عطا کرے گا۔ اگر آج ہم حاصل کرنے کے قابل نہیں، تو وہ ہماری خوابشوں کو بڑھائے گا اور ہمارے ظرف کو وسیع کرے گا، تاکہ کل ہم اُس کی معموری میں سے حاصل کریں، اور فضل پر فضل پائیں۔

پس آؤ، اے بھوکے اور فاقہ زدہ روحوں، اے وہ ایماندارو جو روحانی تنگدستی کے قریب ہو، محبت کے جذبے میں مسیح کے قریب آؤ، جو اسی جگہ ہمارے ساتھ اُسی طرح حاضر ہے جیسے وہ اُس بالاخانے میں اُن کے ساتھ موجود تھا جہاں بارہ جمع تھے۔ روح اور سچائی میں اُس کے نزدیک آؤ، اور تمہاری جانیں برکت پائیں گی، تمہاری اپنی بہتری کے لیے اور خدا کے جلال کے لیے!

II. خادم

توما، جو مالک کے اُس علم سے دنگ رہ گیا جو اُس کے دل میں گزرنے والے خیالات سے آگاہ تھا، اور مالک کی حضوری اور قدرت کے ظہور سے مغلوب ہو گیا، پکار اُٹھا، "میرا خداوند اور میرا خدا!" یہ پانچ الفاظ گہری معنویت سے بھرے ہوئے ہیں۔ آؤ، میں تمہارے سامنے ان کی تفسیر پیش کروں۔

سب سے پہلے، یہ ایمان کا اقرار تھا۔ تو ما نے اب اُس ایمان کا اعتراف کیا جس کا اُس نے پہلے انکار کیا تھا۔ اُس نے کہا تھا، "میں ہرگز یقین نہ کروں گا جب تک... جب تک... جب تک نہ..." لیکن اب وہ کچھ ایسا ایمان لایا جو بعض دوسرے رسولوں نے بھی نہ سمجھا تھا، اسی لیے اُس نے کہل کھلا اسے قبول کیا۔ وہ پہلا عالم تھا جس نے مسیح کی الوہیت کو اُس کے زخموں سے ثابت کیا۔ اور اُس وقت سے لے کر آج تک ہر عالم مسیح کی مجروح بشریت میں اُس کی الوہیت کو نہ دیکھ سکا۔ لیکن تو ما نے یہ دیکھا۔

جب اُس نے مسیح کو چھوا، تو اُس نے اُس کی حقیقی بشریت کو ثابت کیا، اور جب اُس نے اُسے "خداوند اور خدا" کہہ کر پکارا، تو اُس نے اُس کی حقیقی الوہیت کا اقرار کیا۔

تو ما حقائق کو سمجھنے میں دھیمہ تھا، مگر اُس کی عقل وسیع تھی، اور جب وہ کسی سچائی پر پہنچا تو اُس نے اُسے پوری طرح تھام لیا۔ پطرس جوشیلا تھا، اور جلدی کسی نتیجے پر پہنچ جاتا، مگر تو ما ہر پہلو پر غور کرتا، شہادت کو جانچتا، پرکھتا اور تحقیق کرتا، تب جا کر کسی حقیقت کو قبول کرتا۔ اور جب اُس کا فیصلہ کسی حقیقت کو مان لیتا، تو وہ اُس پر ثابت قدم رہتا، اُسے دوسرے لوگوں کی نسبت زیادہ گہرائی سے سمجھتا۔

اے میرے بھائیو، مسیح کے کانوں میں ہمارے ایمان کا اقرار نہایت خوشگوار معلوم ہوتا ہے۔ ہم میں سے کوئی بھی اس بات میں ہچکچاہٹ نہ کرے کہ وہ اپنے دل میں اُس ایمان کا دوبارہ اعادہ کرے جو اُس نے "جو زندہ تھا، اور مر گیا، اور اب ابد تک زندہ ہے" پر کیا ہے۔

ہمیں لازم ہے کہ ہم کبھی کبھار اُس اعتراف کو ادا کریں جسے کیتھولک "ایمان کے اعمال" کہتے ہیں۔ یعنی پاکیزہ غور و فکر اور خاموش تامل میں، خداوند کے حضور اقرار کریں کہ ہم ان حقائق پر ایمان رکھتے ہیں جو ہم پر ظاہر کیے گئے، اور اُن تعلیمات پر جو ہمیں سونپی گئی ہیں۔

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ یسوع خدا کا بیٹا ہے۔ اُس کا نام ابد تک مبارک ہو! ہم مانتے ہیں کہ وہ خود موجود ہے، قدرت اور جلال سے معمور ہے۔ ہم ایمان رکھتے ہیں کہ اُس نے اپنا جلال ترک کیا، اور گناہ آلود جسم کی صورت میں انسان بن گیا، اُس نے کنواری ماں کی آغوش میں آرام فرمانا نہ حقیر جانا۔

اُس نے پاکیزگی بھری زندگی بسر کی، اور رُسوائی اور ذلت کی موت سہی۔ وہ قبر میں سو گیا، اور تیسرے دن مردوں میں سے جی اُٹھا۔ وہ آسمان پر چڑھ گیا، اور خدا یعنی باپ کے دہنے ہاتھ بیٹھا ہے۔ وہ اپنی قوم کی خاطر سب چیزوں پر حکمرانی کرتا ہے، اور اُس کے پاس تمام جسم پر اختیار ہے تاکہ وہ ہمیشہ کی زندگی انہیں بخشے جنہیں باپ نے اُسے دیا۔

وہ جلد ہی زندوں اور مردوں کی عدالت کے لیے آئے گا، بنی آدم میں سلطنت کرے گا، اپنے باپ داؤد کے تخت پر بیٹھے گا، اُس کے لیے ہمیشہ دعا کی جائے گی، اور وہ ہر روز حمد کے لائق ہوگا!

تو ما کے اس مختصر مگر پُر اثر اعتراف ایمان سے مجھے یہ نصیحت ملتی ہے کہ ہمیں اکثر اپنے خداوند مسیح کی الوہیت اور اُس کے جلال کے سب پہلوؤں کا خدا کے حضور اعتراف کرنا چاہیے۔ جب بھی ممکن ہو، ہمیں زبان سے اس کا اقرار کرنا چاہیے، اور اگر زبان سے ممکن نہ ہو، تو دل ہی دل میں۔ کیونکہ یہ عمل نہایت مفید ہے۔

مگر "میرا خداوند اور میرا خدا" کے الفاظ صرف ایک سادہ اقرار ایمان نہیں لگتے۔ کسی نے خوب کہا ہے کہ یہ ایسا تھا جیسے ایک فاختہ، جو مدتوں اپنے جوڑے سے بچھڑی رہی ہو، اُسے پا کر خوشی سے پکارتے ہوئے اُس سے لپٹ جائے۔

بیچارہ تو ما! اُس نے اپنے مالک پر شک کیا، مگر وہ اُسے چاہتا تھا، اور اُس کے بغیر خوش نہ رہ سکتا تھا۔

اب وہ اڑ کر لوٹ آیا، اور اُسے پا لیا۔ وہ ایسا محسوس کرتا ہے جیسے وہ اپنا سر مالک کی گود میں رکھ کر سسکنے لگا ہو، جیسے ایک بے سہارا بچہ جو لندن کی گلیوں میں اپنی ماں سے بچھڑ گیا ہو، اور جب وہ دوبارہ ماں کی آغوش میں پہنچتا ہے تو کچھ اور کہنے کے قابل نہیں ہوتا، سوائے اس کے کہ "میری ماں! میری ماں! میری ماں!" اور خوشی محسوس کرتا ہے کہ وہ دوبارہ اُس عزیز آغوش میں آ گیا جہاں سکون اور محبت ہے۔

یوں لگتا ہے جیسے تو ما کہہ رہا ہو، "میں نے تجھے پا لیا، اے میرے مالک، میرے خداوند، اور میرے خدا!" وہ خود کو جھکاتا ہے، جیسے کہنا چاہتا ہو، "میں تجھ پر شک کیسے کر سکتا تھا؟ میں کہاں تھا؟ میں کیا سوچ رہا تھا؟ میری ہٹ دھرم طبیعت نے مجھے کہاں پہنچا دیا؟ میں نے کیا کہا؟ میں نے کیسا مطالبہ کیا؟ میں اس قدر گستاخ کیسے ہو سکتا تھا؟ اے میرے خداوند اور

میرے خدا! تُو نے سب معاف کر دیا، اور تیری حضوری میں میرے آنسو فقط ان چند الفاظ میں ڈھلتے ہیں۔ میں تیرا نادان خادم،
"تیرا بے وقوف خادم! مگر تُو، میرے برکت یافتہ مالک، میرے شفقت کرنے والے آقا، میرا خداوند، اور میرا خدا

اب، اے عزیزو، اس میں بڑی مٹھاس ہے۔ اگرچہ میں نے اسے "سسکی" کہا، مگر اس میں خوبصورت نغمگی ہے۔ اُو، اے وہ
لوگو جو بھٹک گئے ہو، اُو اور مسیح کے ماندہ پر آ کر اُس سے اپنا حال بیان کرو۔

اُو، اور اُسے کہو کہ تم افسوس زدہ ہو، اور یہ کہ تم اُنٹا افسوس نہیں کر پائے جتنا کرنا چاہیے تھا۔ اُسے کہو کہ تم شرمندہ ہو کہ
!روزانہ اُس کے ساتھ نہ چل سکے۔ اُو اور اُس کے قدموں میں اپنا دل انڈیل دو، کیونکہ وہ تمہیں قبول کرے گا

،تیرا خود پر ملامت کرنا بجا ہے،
،افسوس! کہ میں ایسا بدبخت"
"کہ بے فائدہ لذتوں کے پیچھے بھٹکتا رہا

،ندامت کے ساتھ اُس کے حضور ماتم کر
،کہ تُو دنیاوی چیزوں سے ایسا فریفتہ ہوا
کہ اپنے خدا، اپنے نجات دہندہ کو چھوڑ دیا۔
،گہرا احساس اکثر چند ہی الفاظ میں ظاہر ہوتا ہے
اور کبھی کبھی خاموشی کلام سے زیادہ مؤثر ہوتی ہے۔
"میرا خداوند اور میرا خدا"
،یہ پکار اُس شکستہ دل کی ہے
،جو اُس فضل کو پا کر سبکدوش ہو گیا
جس کی اُسے ضرورت تھی۔

"مگر "میرا خداوند اور میرا خدا
،یہ الفاظ صرف ایک احساس کی پیداوار نہیں
بلکہ یہ کئی جذبات کا نتیجہ ہیں۔
ان میں اگر درد چھپا تھا، تو خوشی بھی بے حد تھی۔
،کیا یہ تعجب بھری خوشی نہ تھی
جس نے تو ما سے یہ الفاظ کہلاوائے؟
،یہ اُس کے لیے ایسا شیریں لمحہ تھا
،کہ اُسے گمان بھی نہ تھا کہ اُس کے ساتھی شاگرد
ایسے عظیم الشان حیرت کو سمجھ سکیں گے۔
،یہ اُس کے اپنے لیے بھی حد سے زیادہ تھا
،سو وہ اپنے آپ کو مالک کے حضور جھکا دیتا ہے
،گویا کہ وہی واحد ہستی تھی
جو اُس کے حیرت و مسرت میں شریک ہو سکتی تھی۔

!اے میرے آقا! میں ششدر ہوں"
،یہ میری سمجھ میں نہیں آتا
کہ یہ سب کچھ کیسے ممکن ہوا؟
،میں نے اُس دغاباز کو دیکھا
،جس نے تیرے رخسار پر بوسہ دیا
،میں نے تجھے دیکھا جب تُو مشعلوں اور لاٹھیوں کے ساتھ
اُس شیروں کی ماند میں گھسیٹا گیا۔
،میں نے تجھے پیلاطس کے دربار میں
آزمایا جاتا، ٹھٹھوں میں اڑایا جاتا دیکھا۔
،میں نے وہ گھڑی بھی دیکھی
،جب تُو صلیب پر جڑا گیا
،میں وہیں کھڑا تھا، میں نے تیرا خون بہتے دیکھا
میں نے تیری موت کو اپنی آنکھوں سے دیکھا۔
،میں نے تیرا بدن اتارا دیکھا

اور خوشبو دار چیزوں میں لپیٹا جاتا دیکھا۔
 اور کیا یہ وہی بدن ہے؟ وہی ہستی؟
 ہاں! میں پہچانتا ہوں تجھے
 ،یہی وہ ہاتھ ہیں، جن سے میں نے روٹیاں لی تھیں
 جب ہزاروں کو کھلایا گیا۔
 ،یہی وہ چہرہ ہے، جس پر میں نے بے شمار بار
 اپنی محبت بھری آنکھوں سے نگاہ کی تھی۔
 ،یہی وہ پہلو ہے، جس میں سپاہی نے نیزہ مارا تھا
 اور میں اُسے جانتا ہوں۔
 ہاں! یہ وہی ہے
 ،تُو خود، تُو خود
 !مردوں میں سے جی اُٹھنے والا مسیح
 !افسوس! کیا ہی حیرت کی بات
 ،میں اس سے کم نہیں کہہ سکتا
 ،اور اس سے زیادہ بھی نہیں
 ""میرا خداوند اور میرا خدا"

،اب، اے عزیزو
 ،پاک حیرت ایک ادنیٰ عبادت نہیں
 بلکہ شاید آسمان کی عبادت کا ایک حصہ ہے۔
 —مجھے وہ آیت بہت پسند ہے، جو ہم گاتے ہیں

،پھر میں چمکتے ستاروں کی راہ پر چڑھوں"
 ،اُس تابناک دیس کی طرف جو ابد تک رہے گا
 ،اور حیرت و سرور کے ساتھ گاؤں
 "تیری محبت بھری مہربانیوں کے نغمے۔

،کیا وہ لمحہ حیرت انگیز نہ ہوگا
 جب ہم وہاں پہنچیں گے؟
 ،اگرچہ آسمان میں ہمیں کچھ ایسا نہ ملے گا
 ،جس کے بارے میں ہمیں زمین پر نہ بتایا گیا ہو
 ،کیونکہ وہ ویسا ہی ہوگا
 ،جیسے خدا نے ہمیں بتایا ہے
 ،مگر پھر بھی ہم کہیں گے
 ""ہمیں تو آدھا بھی نہ بتایا گیا تھا"
 ،کیونکہ ہم نے جو کچھ سنا
 ،اُسے پوری طرح نہ سمجھ سکے
 اور نہ ہی ہم روحانی حقائق کی گہرائی میں اتر سکے۔

،افسوس! اگر ہم اب بھی اُس حقیقت کو تھام سکیں
 !اور میں امید کرتا ہوں کہ ہم تھامیں گے
 ،کہ "یسوع نے مجھ سے محبت رکھی
 ،میرے لیے جیا، اور میرے لیے مرا
 ،اور اب وہ زندہ ہے
 ""اور میرے لیے شفاعت کر رہا ہے

!اے ایماندار، اپنے ذہن کی آنکھوں سے ابھی مسیح کو دیکھ
 ،اُسے آسمان کی بلندیوں میں سرفراز دیکھ
 اگرچہ وہ آدمیوں سے ٹھکرایا گیا تھا۔
 ،اور جب تُو اُس ستاروں سے درخشاں تخت کی عظمت دیکھے
 ،جو بے بیان جلال سے معمور ہے

اور جہاں خدا کے لاکھوں لاکھ رتہ اور آتشی فرشتے
 اُس کے حکم کے منتظر کھڑے ہیں
 جب تُو اُسے دیکھے جس کے سر پر کبھی کانتوں کا تاج رکھا گیا تھا
 اب آسمان کے سب سے اعلیٰ مقام سے
 ابدی بادشاہی کا دعویٰ کرتا ہوا
 تُو تُو حیرت سے اپنا سر جھکا
 اُس کے قدموں میں گر
 اور اپنے وجد میں پکار اُٹھ
 "میرا خداوند اور میرا خدا"

کیا تو ما نے اس پکار کے ذریعہ
 اپنے خداوند کے ساتھ اپنے عہد کو نہ دہرایا؟
 کیا اُس نے یوں اپنے آپ کو
 مکمل طور پر اُس کی خدمت کے لیے وقف نہ کر دیا؟
 میرا خداوند، "اُس نے کہا"
 تُو ہے، اور میں تیرا خادم
 "میرا خدا، تُو ہے، اور میں تیری عبادت کروں گا جب تک جیتا ہوں"

اے عزیزو، برسوں پہلے ہم میں سے کچھ نے
 روحانی طور پر اپنے آپ کو مسیح کے سپرد کیا تھا۔
 میں اُن مبارک گھڑیوں کو یاد کرنا چاہوں گا
 جب میرا نوخیز دل اُس کی طرف مائل ہوا
 اور اُس کا بابرکت محبت بھرا دل مجھ پر ظاہر ہوا۔
 ہمیں وہ لمحات نہیں بھولنے چاہئیں
 کیونکہ وہ اُنہیں نہیں بھولتا۔
 وہ اسرائیل سے کہتا ہے
 میں تیرے نوجوانی کے مہربانی کو یاد کرتا ہوں
 "اور تیرے نکاح کی محبت کو"

کیسی جوش و خروش سے ہم نے وہ الفاظ گائے تھے
 یہ ہو چکا، عظیم معاملہ طے ہو چکا"
 میں اپنے خداوند کا ہوں، اور وہ میرا
 اُس نے مجھے کہنچا، اور میں پیچھے ہو لیا
 "خوشی سے الہی آواز کی اطاعت کی"

شاید تب سے برسوں بیت چکے ہیں
 لیکن چاہے کم گزرے ہوں یا زیادہ
 ہم یقینی طور پر اُس عہد کے وفادار نہ رہے
 جیسے ہمیں رہنا چاہیے تھا۔
 ہم نے اُسے ویسا یاد نہ رکھا
 جیسا اس نے ہمیں یاد رکھا۔

مگر اگر خداوند پھر سے تجھ پر ظاہر ہو
 اور تجھے اپنی رفاقت کا کوئی نیا موقع دے
 تُو کیا یہ مناسب نہ ہوگا
 کہ تُو پھر سے اپنے آپ کو مکمل طور پر اُس کے سپرد کرے؟
 کیا ہمیں بار بار ایسا نہیں کرنا چاہیے؟
 کیا تازہ رفاقت کا لمحہ
 ہمارے عہد کو پھر سے تازہ کرنے اور
 اُس کی خدمت کے لیے اپنی زندگی کو وقف کرنے کا
 موقع نہ ہونا چاہیے؟

،جس رات تُو بیتسمہ لیا
 —تُو نے سچائی سے گایا تھا
 ،اے آسمان! تُو نے میرا وہ مقدس عہد سنا"
 ،وہ عہد روزانہ تازہ ہوگا
 ،یہاں تک کہ میری زندگی کے آخری لمحہ میں
 ،میں جھکوں
 "اور موت میں بھی اُس عزیز بندھن کو برکت دوں

،اے کاش کہ خدا کا پاک روح تجھ پر ایسا کام کرے
 :کہ تُو اپنے دل میں کہہ سکے
 ،یسوع، جسے آدمیوں نے رد کیا"
 ،جسے دنیا کے بڑے نہیں جانتے
 ،اور جس کی مبارک ذات اور فدیہ کے کام پر وہ ایمان نہیں لاتے
 ،میں تجھے قبول کرتا ہوں
 ،اے میرے مالک، میں تجھے مانتا ہوں کہ تُو میرا خداوند ہے
 ،تیرے لوگ میرے لوگ ہوں گے
 ،تیرا خدا باپ میرا خدا ہوگا
 ،تیرا خون میرا سہارا ہوگا
 ،تیرا کلام میری راہنمائی کرے گا
 ،تیری محبت میری محبت کو زندہ کرے گی
 ،تیری زندگی میرا نمونہ ہوگی
 ،تیرا جلال وہ واحد مقصد ہوگا
 ،جس کے لیے میں تگ و دو کروں گا
 "اے مسیح! تُو میرا خداوند اور میرا خدا ہے

،تب تیرا ایمان بڑھے گا
 اور تیرے فضل کے سبھی چشمے بہنے لگیں گے۔

،کیا میں کسی لرزتی ہوئی آواز کو سنتا ہوں
 :جو کسی اندیشے میں کہہ رہی ہو
 ،میرے لیے کچھ نہیں"
 !وہ تو شاگردوں سے بات کر رہا ہے
 ،دروازے بند ہیں
 ،اور میں باہر ایک اجنبی کی طرح کھڑا ہوں
 ،یہ میرے لیے نہیں
 "کیونکہ میں گناہگار ہوں

،اوہ! لیکن میں تجھ سے کہتا ہوں
 ،اگر تُو دستک دے
 تو یسوع مسیح تیرے لیے دروازہ کھولے گا۔
 !یہ دروازے گناہگاروں کو نجات دہندہ کی حضوری سے دور رکھنے کے لیے بند نہیں
 کیا تُو چاہتا ہے کہ یسوع تجھ پر ظاہر ہو؟
 ،وہ جو آسمان کی بلندیوں پر سرفراز ہے
 ،ابھی تجھ پر نگاہ کر رہا ہے
 :اور اُس کی آواز تجھے بلا رہی ہے
 "میرے پاس آ، اور میں تجھے آرام دوں گا"

!اے غریب گناہگار
 ،اگر تُو اُن زخموں میں اپنی انگلی نہیں رکھ سکتا
 ،تب بھی اِس پر ایمان لا کہ یسوع تیرے لیے مرا
 ،اُس پر بھروسہ کر، اُس کی قربانی پر تکیہ کر

—اور تُو نجات پائے گا
ابھی نجات
!بغیر کسی تاخیر کے

تب یہ ساری خوشیاں تیری بھی ہوں گی،
کیونکہ تُو بھی اُس خاندان میں شامل ہوگا،
اور بچوں کے دسترخوان پر بیٹھے گا
!اور خداوند قادر مطلق کے بیٹوں اور بیٹیوں کی سب برکتوں میں شریک ہوگا

یوحنا 18:20-31 کی تفسیر

سی۔ ایچ۔ سپرجن کی تشریح

آیت 18:

مریم مگدلینی آئی اور شاگردوں کو خبر دی کہ اُس نے خداوند کو دیکھا ہے، اور اُس نے یہ باتیں اُس سے کہی ہیں۔

،وہ ایک سچی عورت تھی—ایسی جسے وہ بخوبی جانتے تھے اور جس کی گواہی پر بھروسا کرنا چاہیے تھا
لیکن پھر بھی کچھ ایسے تھے جو شک میں پڑ گئے۔

آیت 19:

،پھر اُسی روز شام کے وقت، ہفتہ کے پہلے دن، جب یہودیوں کے خوف سے دروازے بند تھے جہاں شاگرد جمع تھے
!"تو یسوع آیا اور بیچ میں کھڑا ہو کر اُن سے کہا، "تم پر سلامتی ہو

،وہ کیسے آیا، ہم نہیں جانتے
لیکن دروازے اُسے روک نہیں سکتے۔
تو کیا میری جان اور مسیح کے درمیان بھی کوئی دروازہ حائل ہے؟
کیا میں شک، مایوسی، اور بے اعتقادی کے کمرے میں قید ہو گیا ہوں؟
!وہ میرے پاس آ سکتا ہے
،جب دروازے ابھی بند ہیں
وہ میرے باطن میں ظاہر ہو سکتا ہے
!"اور کہہ سکتا ہے، "تم پر سلامتی ہو
!اوہ! کاش وہ ایسا کرے
کیا ہم اُس سے نہیں پکارتے کہ اُنے اور ہم پر سلامتی کا دم کرے؟

آیت 20:

اور جب اُس نے یہ کہا، تو اُس نے اُنہیں اپنے ہاتھ اور اپنی پسلی دکھائی۔

—تاکہ وہ یقینی ہو جائیں کہ وہی ہے
—وہی جس نے صلیب پر جان دی تھی
—تاکہ وہ دیکھ سکیں کہ وہ اُن سے کس قدر نزدیک ہے
—کس قدر مانوس ہے
،کہ وہ اپنے زخموں کو اُن کے سامنے آشکار کرتا ہے
جن کے نشانات ابھی مکمل بھرے بھی نہ تھے۔

آیت 20 (جاری)

پس شاگرد خوش ہو گئے جب اُنہوں نے خداوند کو دیکھا۔

!اوہ! کیسی خوشی کا منظر تھا
!ایک زندہ، جی اٹھا ہوا مسیح
یہ زخم خود سلامتی اور خوشی کا اعلان کر رہے تھے۔

:آیات 21-23

"پھر یسوع نے اُن سے دوبارہ کہا، "تم پر سلامتی ہو! جیسے باپ نے مجھے بھیجا، ویسے ہی میں تمہیں بھی بھیجتا ہوں۔
!اور جب اُس نے یہ کہا، تو اُن پر پھونکا اور کہا، "پاک روح پاؤ
،جن کے گناہ تم معاف کرو گے، وہ اُن کے لیے معاف ہوں گے
"اور جن کے گناہ تم برقرار رکھو گے، وہ برقرار رہیں گے۔"

یوں یسوع مسیح نے اپنی منادی کو برقرار رکھا
اور ہمیشہ کے لیے اپنے کلام کی تصدیق کر دی۔
کیا ہم اعلان کرتے ہیں کہ توبہ کرنے والوں کے گناہ معاف کیے گئے ہیں؟
!تو وہ واقعی معاف کیے گئے ہیں
کیا ہمیں اُس کے نام میں حکم دیا گیا ہے
کہ ہم کہیں، "جو ایمان نہ لائے گا، وہ مجرم ٹھہرے گا؟"
!تو ایسا ہی ہوگا
،وہ اُس کلام کو جو بولا گیا ہے
سچائی میں تبدیل کرے گا۔
ہم یوں نہیں بولیں گے کہ ہمارا مالک
!اُس کے کلام کی سچائی کو عمل میں نہ لائے

یوحنا 20:24-31 کی تفسیر

سی۔ ایچ۔ سپرجن کی تشریح

:آیت 24

لیکن توما، جو بارہ میں سے ایک تھا اور دیدیمس کہلاتا تھا، یسوع کے آنے کے وقت اُن کے ساتھ نہ تھا۔

،شاید وہ کسی دور جگہ رہتا تھا
،یا پھر اُس کی طبیعت کچھ سست تھی
پس وہ شکوک و شبہات، خوف، اور سوالات میں اُلجھا رہا
اور وقت پر وہاں نہ پہنچا۔
بہر حال، وہ غیر حاضر تھا۔
"اپنے آپ کو جمع ہونے سے باز نہ رکھو جیسا کہ بعض کا طریقہ ہے"
،کیونکہ یہ تمہارے لیے نقصان دہ ہوگا
جیسا کہ توما کے لیے ہوا۔

:آیت 25

"!پس دوسرے شاگردوں نے اُس سے کہا، "ہم نے خداوند کو دیکھا ہے
،لیکن اُس نے اُن سے کہا، "جب تک میں اُس کے ہاتھوں میں کیلوں کے نشان نہ دیکھ لوں
،اور اپنا انگلی اُن نشانات میں نہ ڈال لوں
،اور اپنا ہاتھ اُس کی پسلی میں نہ ڈال لوں
"میں برگز ایمان نہ لاؤں گا۔"

یہ سخت اور ضدی بے ایمانی تھی۔
،کچھ لوگ کہتے ہیں کہ وہ ایک وسیع القلب آدمی تھا
جو سچائی کی تحقیق کرتا تھا۔
!میں ایسا نہیں دیکھتا
،اُس نے قبر پر جا کر جانچ نہ کی
،جیسے کہ پطرس اور یوحنا نے کی تھی
اُس نے قبر کے کپڑے دیکھ کر معلوم نہ کیا
کہ مسیح وہاں نہ تھا۔
اُس نے مریم مگدلینی اور دوسرے گواہوں کی گواہی کو بھی پرکھا نہ تھا۔
،وہ تو نہایت تنگ نظر نکلا

جتنا کہ ایک شخص ہو سکتا ہے۔
 بالکل ویسا ہی جیسے جدید شک کرنے والے ہوتے ہیں
 ،جو اپنی بڑی دانشمندی اور وسعت فکر کا دعویٰ کرتے ہیں
 ،مگر حقیقت میں وہ خود ہی اپنی عظمت کے بگل بجاتے ہیں
 !جس میں کچھ بھی خاص نہیں ہوتا

:آیات 26-27

اور اُٹھ دن کے بعد
 ،پھر شاگرد گھر کے اندر جمع تھے
 ،اور توما بھی اُن کے ساتھ تھا
 ،تب یسوع آیا، جب کہ دروازے بند تھے
 "اور بیچ میں کھڑا ہو کر فرمایا، "تم پر سلامتی ہو

—پھر اُس نے توما سے کہا

کیونکہ ہمارا خداوند اپنے کلام کو شخصی طور پر لاگو کرنے کا طریقہ رکھتا ہے۔
 ،وہ بیمار بھیڑ کو ڈھونڈ نکالتا ہے
 اور اُسے گلے سے الگ کر کے
 اپنی حکمت سے اُس کے حال پر توجہ دیتا ہے۔

:آیات 27-28

،اپنی انگلی یہاں رکھ، اور میرے ہاتھ دیکھ"
 ،اور اپنا ہاتھ بڑھا، اور میری پسلی میں ڈال
 "اور بے ایمان نہ ہو، بلکہ ایمان دار بن

،توما نے جواب میں اُس سے کہا
 "میرے خداوند، اور میرے خدا"

اور آیا اُس نے واقعی اپنی انگلی اُس کے زخموں میں ڈالی؟

یہ ہم نہیں جانتے۔
 ہر شخص اپنی رائے قائم کر سکتا ہے۔
 ،شاید اُس نے ایسا کیا ہو
 ،یا شاید نہ کیا ہو
 —لیکن یہ ایک بات ضرور ہوئی
 "کہ اُس نے کہا، "میرے خداوند، اور میرے خدا"

وہ شکوک کے گہرے اندھیروں سے نکل کر
 یقین کے مضبوط چٹان پر ایک ہی جست میں آ گیا۔
 یہ دو مبارک "میرے" ایسے لگتے ہیں
 ،جیسے اُس نے مسیح کو دونوں ہاتھوں سے تھام لیا ہو
 —اور دو عظیم الفاظ میں اُس کی حقیقت بیان کر دی
 "میرے خداوند، اور میرے خدا"

:آیت 29

،یسوع نے اُس سے کہا
 توما، تو نے مجھے دیکھ کر ایمان لایا؟"
 "مگر مبارک ہیں وہ، جو دیکھے بغیر ایمان لاتے ہیں

—یہی اصل ایمان ہے
 ،وہ ایمان جو کسی سہارے کا محتاج نہیں
 جو خدا کی گواہی پر کامل یقین رکھتا ہے۔

آیات 30-31

اور یسوع نے اپنے شاگردوں کے سامنے اور بھی بہت سے نشانیاں دکھائیں
، جو اس کتاب میں لکھی نہیں گئیں
، لیکن یہ اس لیے لکھی گئیں
، کہ تم ایمان لاؤ کہ یسوع ہی مسیح، خدا کا بیٹا ہے
! اور ایمان لا کر اُس کے نام سے زندگی پاؤ

خدا کرے کہ نئے عہد نامے کے لکھے جانے کا مقصد
! ہم سب میں پورا ہو